احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 28 دسمبر 2002ء

روزنامہ
ٹیلیفون نمبر 213029
C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 28 دسمبر 2002ء 23 شوال 1423 ہجری [redacted] 28 فتح 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 294

جمعہ اور درود

حضرت اوس بن اوسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

تمہارے بہترین دنوں میں سے ایک جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم کو پیدا کیا گیا اور جمعہ ہی کے دن وہ فوت ہوئے۔ اسی دن نفخ صور ہوگا اور اسی روز غشی ہوگی۔ اس روز تم مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود مجھے پہنچایا جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا جب آپ کا وجود مٹی ہو چکا ہوگا تو آپ تک درود کیسے پہنچے گا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فضل یوم الجمعہ حدیث نمبر 883)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

سب صاحب یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے (دین) میں ایسے دن مقرر کئے ہیں کہ وہ دن بڑی خوشی کے دن سمجھے جاتے ہیں اور ان میں اللہ تعالیٰ نے عجیب عجیب برکات رکھی ہیں۔ منجملہ ان دنوں کے ایک جمعہ کا دن ہے یہ دن بھی بڑا ہی مبارک ہے۔ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو جمعہ ہی کو پیدا کیا اور اسی دن ان کی توبہ منظور ہوئی تھی۔ اور بھی بہت سی برکات اور خوبیاں اس دن کی ماثور ہیں۔ ایسا ہی (دین) میں دو عیدیں ہیں۔ ان دونوں دنوں کو بھی بڑی خوشی کے دن مانا گیا ہے اور ان میں بھی عجیب عجیب برکات رکھی ہیں۔ لیکن یاد رکھو کہ یہ دن بے شک اپنی اپنی جگہ مبارک اور خوشی کے دن ہیں۔ لیکن ایک دن ان سب سے بھی بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دن ہے، مگر افسوس سے دیکھا جاتا ہے کہ لوگ نہ تو اس دن کا انتظار کرتے ہیں اور نہ اس کی تلاش، ورنہ اگر اس کی برکات اور خوبیوں سے لوگوں کو اطلاع ہوتی یا وہ اس کی پروا کرتے تو حقیقت میں وہ دن ان کے لئے بڑا ہی مبارک اور خوش قسمتی کا دن ثابت ہوتا اور لوگ اسے غنیمت سمجھتے۔

وہ دن کونسا دن ہے جو جمعہ اور عیدین سے بھی بہتر اور مبارک دن ہے؟ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ دن انسان کی توبہ کا دن ہے جو ان سب سے بہتر ہے اور ہر عید سے بڑھ کر ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس دن وہ بد اعمال نامہ جو انسان کو جہنم کے قریب کرتا جاتا ہے اور اندر ہی اندر غضب الٰہی کے نیچے اسے لا رہا تھا دھو دیا جاتا ہے اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حقیقت میں اس سے بڑھ کر انسان کے لئے اور کونسا خوشی اور عید کا دن ہوگا جو اسے ابدی جہنم اور ابدی غضب الٰہی سے نجات دیدے۔ توبہ کرنے والا گنہگار جو پہلے اللہ تعالیٰ سے دور اور اس کے غضب کا نشانہ بنا ہوا تھا۔ اب اس کے فضل سے اس کے قریب ہوتا اور جہنم اور عذاب سے دور کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (-) بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور ان لوگوں سے جو پاکیزگی کے خواہاں ہیں پیار کرتا ہے۔ اس آیت سے نہ صرف یہی پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی توبہ کے ساتھ حقیقی پاکیزگی اور طہارت شرط ہے۔ ہر قسم کی نجاست اور گندگی سے الگ ہونا ضروری شرط ہے ورنہ نری توبہ اور لفظ کے تکرار سے تو کچھ فائدہ نہیں ہے۔ پس جو دن ایسا مبارک دن ہو کہ انسان اپنی بدکرتوتوں سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا عہد صلح باندھ لے۔ اور اس کے احکام کے لئے اپنا سر خم کر دے تو کیا شک ہے کہ وہ اس عذاب سے جو پوشیدہ طور پر اس کے بدعملوں کی پاداش میں تیار ہو رہا تھا۔ بچایا جاوے گا اور اس طرح پر وہ وہ چیز پا لیتا ہے جس کی گویا اسے توقع اور امید ہی نہ رہی تھی۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 114)

نتیجہ امتحان سہ ماہی سوم 2002ء

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان

امتحان سہ ماہی سوم 2002ء میں 313 مجالس کے 5554۔ انصار نے شمولیت کی۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کے نام درج ذیل ہیں۔

اول۔ مکرم عبدالسنان محمود صاحب شاہ کوٹی نارتھ کراچی
دوم۔ مکرم منصور احمد لکھنوی صاحب گلشن اقبال کراچی شرقی۔
سوم۔ مکرم قریشی فصیح الدین احمد صاحب نارتھ کراچی
مکرم حمید الدین احمد صاحب ماڈل کالونی کراچی

علاوہ ازیں 100۔ انصار نے یہ امتحان خصوصی گریڈ اے میں پاس کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب اراکین کیلئے یہ اعزاز مبارک فرمائے اور علمی ترقیات سے نوازے۔ آمین

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

داخلہ پریپ کلاس 2003ء

(نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

نصرت جہاں اکیڈمی میں پریپ کلاس کا داخلہ ٹیسٹ 22، 23 فروری 2003ء بروز ہفتہ اتوار ہوگا۔ داخلہ فارم فیس آفس سے دستیاب ہونگے۔ داخلہ فارم کے ساتھ تصدیق شدہ برتھ سرٹیفکیٹ منسلک کریں۔ داخلہ فارم پرائمری سیکشن کے کلرک آفس میں مورخہ 9 فروری 2003ء سکول ٹائم تک جمع کروائیں پریپ کلاس میں داخلہ کیلئے طلباء و طالبات کی عمر 31 مارچ 2003ء تک ساڑھے چار سال تا ساڑھے پانچ سال ہونی چاہئے۔ تحریری امتحان اور انٹرویو درج ذیل تاریخوں کو ہونگے۔ بچوں کی تعداد بڑھنے کی وجہ سے اس دفعہ امتحان دو دن پر مشتمل ہوگا۔

قاعدہ + تحریری امتحان

22 فروری بروز ہفتہ صبح 8:00 بجے

انٹرویو (فرسٹ گروپ)

23 فروری بروز اتوار صبح 7:45 تا 11:00 بجے

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1955ء ①

یکم	جنوری	جماعت احمدیہ غانا نے سن رائز کے نام سے اخبار جاری کیا جو اس ملک کا پہلا (دینی) اخبار تھا۔
7	جنوری	حضور نے مولانا عبدالواحد صاحب مربی انڈونیشیا کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔
7تا9	جنوری	جماعت غانا کا تیسواں جلسہ سالانہ۔ 1500 افراد کی شرکت
10	جنوری	حضرت چوہدری محمد عبداللہ صاحب بہلولپوری رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1902ء)
10	جنوری	حضرت چوہدری باغ دین صاحب سیالکوٹ رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1895ء)
14	جنوری	حضرت ڈاکٹر فیض علی صابر رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1900ء) آپ نے حضرت منشی محمد افضل صاحب کے ساتھ مل کر اخبار البدر جاری کیا تھا۔
28	جنوری	حضور نے فارغ التحصیل طلباء جامعہ کے لئے ایک نئی سکیم جاری فرمائی جس کا مقصد یہ تھا کہ وہ دینی امور کے ساتھ ساتھ دیگر شعبوں میں بھی مہارت حاصل کریں۔
3	فروری	حضور نے حضرت مسیح موعود کی تصنیف حقیقۃ الوحی کے اصل قلمی مسودہ کے 8 صفحات بطور تبرک جماعت انڈونیشا کو بھجوائے۔ یہ تبرک جماعت انڈونیشیا کے نائب صدر راڈن ہدایت صاحب مرکز میں ایک ماہ قیام کے بعد ساتھ لے کر گئے۔ حضور نے تبرک کے ساتھ خط بھی لکھا اور قلم مبارک سے دستخط فرمائے۔
8	فروری	حضور نے صدر انجمن احمدیہ کے لئے مختلف پیشہ وروں، ڈاکٹرز، تجار، صنعتکاروں وغیرہ کے لئے واقفین کی تحریک فرمائی۔
11	فروری	جماعت انگلستان کے ایک وفد نے وزیر اعظم سیلون کو انگریزی ترجمہ قرآن پیش کیا۔
19,12	فروری	بلوچستان میں زلزلے سے وسیع تباہی۔ جماعت کی طرف سے قابل تقلید امدادی خدمات۔
13	فروری	مشہور اطالوی پروفیسر ڈاکٹر ایسانڈ روبوزانی ربوہ آئے اور حضور سے ملاقات کی۔
14	فروری	لجنہ اماء اللہ کا عہد نامہ منظور کیا گیا جس میں 1956ء میں ایک جملہ کا اضافہ ہوا۔
21	فروری	جماعت انگلستان کے ایک وفد نے شاہ ایران رضا شاہ پہلوی کو انگریزی ترجمہ قرآن کا تحفہ پیش کیا۔
22	فروری	جامعہ احمدیہ احمد نگر سے ربوہ منتقل ہوا۔
26	فروری	حضور کی طبیعت نماز مغرب کے بعد شدید علیل ہوگئی۔ یہ اس بیماری کا آغاز تھا جس کے علاج کے لئے حضور یورپ تشریف لے گئے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر (نمبر 236)

صلح وآشتی کے مثالی علمبردار

سیدنا حضرت مصلح موعود نے لائل پور (فیصل آباد) کے ایک عظیم الشان جلسہ کو خطاب کرنے کے بعد قادیان میں 13 اپریل 1934ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا

”ہمیں سمجھنا چاہئے کہ ہم صلح وآشتی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور ہم نے نہ صرف لوگوں سے انصاف کرنا ہے بلکہ ان سے ہمدردی کرنی اور ان کی تکالیف میں غمگساری بھی کرنی ہے۔

پس ہمیں ان لوگوں کے اعلیٰ اخلاق کو دیکھ کر کوشش کرنی چاہئے کہ ان سے زیادہ اعلیٰ نمونہ دکھائیں۔ حضرت مسیح موعود کا بھی یہی طریق عمل تھا۔ ایک دوست نے سنایا کہ ایک دفعہ ہندوؤں میں سے ایک شدید مخالف کی بیوی سخت بیمار ہوگئی' طبیب نے اس کے لئے جو دوائیں تجویز کیں ان میں مشک بھی پڑتا تھا جب کہیں اور سے اسے کستوری نہ ملی تو وہ شرمندہ اور نادم سا حضرت مسیح موعود کے پاس آیا اور آکر عرض کیا کہ اگر آپ کے پاس مشک ہو تو عنایت فرمائیں۔ غالباً اسے ایک یا دو رتی مشک کی ضرورت تھی مگر اس کا اپنا بیان ہے کہ حضرت مسیح موعود مشک کی شیشی بھر کر لے آئے اور فرمایا آپ کی بیوی کو بہت تکلیف ہے' یہ سب لے جائیں۔ تو درحقیقت اخلاق فاضلہ ہی ایک ایسی چیز ہے جو دوسرے کے دل میں محبت پیدا کرتی ہے۔ اگر ہمارے دل میں ہمدردی ہو' تعاون کا مادہ ہو' انکسار پایا جاتا ہو تو اس سے بہت جلد لوگوں کے قلوب مسخر ہو جاتے ہیں۔ اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے جدوجہد کرنے سے انسان کی دنیوی زندگی آرام سے کٹتی ہے اور دوسروں سے ہمدردی کر کے آخرت کے لئے ذخیرہ جمع کرتا ہے۔ ہم اگر اپنے حقوق کے لئے لڑیں گے تو اس دنیا میں سکھ حاصل کر سکیں گے اور قربانی کریں گے تو اگلے جہان میں سکھ پائیں گے۔ پس میں جماعت کو ایک دفعہ پھر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تمام مذاہب کے افراد سے حسن سلوک کرے کیونکہ ہر قوم میں شریف لوگ پائے جاتے ہیں۔

(خطبات محمود جلد 15 صفحہ 134-135 ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

لباس عیب چھپاتا ہے

حضرت مصلح موعود کی مبارک زبان سے عہد مسیح موعود کا ایک دلچسپ واقعہ اور گفتگو:۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لباس کا ایک کام تو یہ ہے کہ جسم کے اندر جو بعض عیب ہیں' لباس انہیں ڈھانپ دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول اور مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے درمیان آپس میں اسی بات پر بحث چھڑ گئی۔ حضرت خلیفہ اول فرماتے کہ خوبصورتی کا پہچاننا آسان نہیں ہر شخص کی نگاہ حسن کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتی یہ صرف طبیب ہی پہچان سکتا ہے کہ کون خوبصورت ہے اور کون بدصورت۔ مگر مولوی عبدالکریم صاحب فرماتے تھے کہ یہ کون سی مشکل بات ہے ہر آنکھ انسانی خوبصورتی کو پہچان سکتی ہے۔ حضرت خلیفہ اول کا نقطہ نگاہ یہ تھا کہ بے شک ہر نگاہ حسن کو اپنے طور پر پہچان لیتی ہے مگر اس شناخت میں بہت سی غلطیاں ہو جاتی ہیں اور طبیب ہی سمجھ سکتا ہے کہ کون واقعہ میں خوبصورت ہے اور کون محض اوپر سے خوبصورت نظر آ رہا ہے۔ اسی گفتگو میں حضرت خلیفہ اول نے فرمایا۔ کیا آپ کے نزدیک یہاں کوئی مرد خوبصورت بھی ہے؟ انہوں نے ایک نوجوان کا نام لیا جو اتفاقاً اس وقت سامنے آ گیا تھا۔ کہنے لگے میرے خیال میں یہ خوبصورت ہے حضرت خلیفہ اول نے فرمایا آپ کی نگاہ میں تو یہ خوبصورت ہے مگر دراصل اس کی ہڈیوں میں نقص ہے۔ پھر آپ نے اسے قریب بلایا اور فرمایا۔ میاں ذرا قمیص تو اٹھانا۔ اس نے قمیص جو اٹھائی تو ٹیڑھی ہڈیوں کی ایسی بھیانک شکل نظر آئی کہ مولوی عبدالکریم صاحب کہنے لگے مجھے تو معلوم نہیں تھا کہ اس کے جسم کی بناوٹ میں یہ نقص ہے میں اس کا چہرہ دیکھ کر ہی اسے خوبصورت سمجھتا تھا۔ تو دراصل جسم میں بہت سے نقائص ہوتے ہیں۔ کئی لوگوں کے بدن پر گھمبیر ہوتے ہیں' کئی کی ہڈیاں ٹیڑھی ہوتی ہیں' بعضوں کے سینوں میں اتنا اتنا گڑھا ہوتا ہے کہ اس میں پاؤ بھر گوشت سما جائے اور جب کبھی وہ لوگوں کے سامنے کپڑے اتار کر نہانے لگیں یا کسی اور موقع پر انہیں قمیص اتارنی پڑے تو لوگوں پر ان کا عیب ظاہر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے لباس کو اتارا ہے اور اس کی یہ غرض مقرر کی ہے کہ یہ تمہارے عیبوں کو چھپاتا ہے۔ پھر بعض جگہ یہ صرف عیب ہی نہیں چھپاتا بلکہ حسن کو چمکا دیتا ہے۔“

(خطبات محمود جلد 15 ص 154)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی قبولیت دعا کا اعجازی نشان

اس کیس میں تم پہلے مریض ہو جو قدموں پر چل کر جا رہے ہو

محمد ادریس شاہد صاحب

خدا کے فضل سے خاکسار کو کچھ عرصہ بورکینا فاسو (مغربی افریقہ) میں خدمت دین حق کی سعادت نصیب ہوئی۔ بورکینا فاسو میں 1951ء سے ہی جماعت احمدیہ غانا کی طرف سے جانے والے وفود کے ذریعہ جماعت قائم ہو چکی تھی اور پھر بعض ممبران کی کوشش سے سرکاری کاغذات میں رجسٹرڈ بھی ہو گئی مگر باقاعدہ مرکز قائم نہ ہوا تھا۔ 1989ء میں مکرم مظفر احمد منصور صاحب مربی سلسلہ وہاں تشریف لے گئے۔ جنوری 1990ء میں خاکسار وہاں پہنچا۔ خدا کے فضل سے شب و روز پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملتی رہی۔

21 جون 1996ء جمعہ کے روز خاکسار ایک سفر پر جا رہا تھا کہ راستہ میں ایک غیر معمولی حادثہ پیش آ گیا۔ اس وقت خاکسار خود گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا اور میرے ساتھ مقامی معلم صاحب مکرم ابراہیم کندا صاحب کے علاوہ بیٹا فضل حق بھی تھا۔ ابراہیم کندا صاحب کا تعارف یہ ہے کہ آپ مکہ یونیورسٹی سے تعلیم یافتہ تھے۔ واپسی پر تحقیق کر کے حقائق کو پایا اور قبول احمدیت کی توفیق کے ساتھ اپنی زندگی بھی وقف کر دی دیگر واقفین نوجوانوں کو تحصیل علم کی خاطر جامعہ احمدیہ گھانا بھجوا دیا گیا اور ان کو حضور انور کی اجازت سے براہ راست سروس میں لے لیا گیا۔ ان کو عربی اور فرانسیسی زبان کے علاوہ متعدد مقامی زبانوں پر عبور حاصل تھا اس لئے عموماً میرے شریک سفر ہوتے۔ اور پھر اس زندگی کا سفر تیزی سے طے کر کے 21 جون 96ء کے حادثہ میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

خاکسار کو بے ہوشی کے عالم میں ہسپتال منتقل کیا گیا۔ بے ہوشی کے ساتھ ساتھ بائیں طرف فالج بھی گرنا شروع ہوا۔ عام ڈاکٹرز کی رائے تو یہ تھی کہ آہستہ آہستہ ہوش میں آئیں گے اور سب ٹھیک ہو جائے گا کوئی خطرے والی بات نہیں ہے۔ اسی دوران ہمارے ایک ممبر آف پارلیمنٹ مکرم ددرا گوٹھری اپنے ایک الجیرین دوست نیورو سرجن صاحب کو ساتھ ہسپتال لے آئے ڈاکٹر صاحب نے جب فالج کی کیفیت ملاحظہ کی تو ایک خاص زاویہ سے ایکسرے کرنے کا مشورہ دیا۔ جب یہ ایکسرے ہوا تو معلوم ہوا کہ گردن کے دو مہرے اپنی جگہ پر نہیں چنانچہ انہوں نے مشورہ دیا کہ اگر ممکن ہے تو یورپ لے جائیں یہاں اس کا علاج ممکن نہیں۔

ان دنوں پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دورہ پر کینیڈا میں تھے۔ چنانچہ مکرم محمد سعید صاحب خالد مربی سلسلہ نے کینیڈا رابطہ کر کے ساری صورتحال حضور انور کی خدمت میں عرض کر دی حضور نے ازراہ شفقت فرمایا کہ انہیں لندن بھجوا دیں۔ چنانچہ چند روز قبل ڈاکٹر محمود بھنو صاحب جو بورکینا میں ہسپتال کھولنے آئے تھے خاکسار کو اپنی نگرانی میں لندن پہنچانے کا ذریعہ بنے۔ لندن پہنچ کر کچھ بھی دقت نہ ہوئی۔ کیونکہ حضور انور کی ہدایت پر نیورو سرجری ہسپتال سے پہلے ہی رابطہ ہو چکا تھا۔ علاج شروع ہوا۔ چند دن بعد ہوش آنی شروع ہوئی۔ بے ہوشی میں بھی بتایا جاتا ہے کہ ایسی کیفیت تھی کہ آنے جانے والوں کے ساتھ باتیں تو کرتا تھا مگر غالباً تومہ کی کیفیت بھی تھی۔ انہی دنوں اسلام آباد پاکستان سے ایک نوجوان مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب جو کسی کورس کے سلسلہ میں لندن گئے ہوئے تھے ان کو چھٹیاں تھیں انہوں نے چھٹیوں کا وقت وقف کیا۔ پیارے آقا نے ان کی ڈیوٹی میرے ساتھ لگا دی۔

اب کیفیت یہ تھی کہ جب مجھے ہسپتال سے ایمبولینس کے ذریعہ گھر منتقل کیا گیا تو صحیح طور پر ہوش و حواس قائم نہ تھے مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب (جن کے گھر رہائش تھی) پر نظر پڑی تو محسوس ہوا کہ یہ بزرگ ہمارے محلہ دارالیمن ربوہ کے ہیں۔ علاج کے لئے میرے سر کو سلاخوں کا اس طور پر سہارا دیا گیا تھا کہ سر کا وزن گردن پر نہ گرے اور پھر گردن کو اس طریق پر سیدھا رکھا گیا تھا کہ وہ مہرے جو اپنی جگہ سے ادھر ادھر ہوئے ہیں خود بخود اپنی جگہ آ کر بیٹھ جائیں یہ تمام حالت مجھے یوں معلوم ہوتی تھی جیسے مجھے جکڑ دیا گیا ہو۔

انہی دنوں پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام موصول ہوا کہ جونہی وقت ملا حضور خود میرے پاس تشریف لائیں گے۔ میں یہ بات سن کر آبدیدہ ہو گیا اور پیغام لانے والے سے کہا کہ حضور کی خدمت میں عرض کریں کہ حضور آپ کی دعائیں پہنچ رہی ہیں۔ اور آپ کی دعاؤں سے انشاء اللہ میں ٹھیک ہو جاؤں اور پھر میں خود آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔

دن بدن خدا کا فضل ہوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ خاکسار نے بستر سے اٹھ کر چلنا پھرنا شروع کر دیا۔ جلسہ سالانہ کے دن آ گئے مجھے محترم امیر صاحب یوکے کے دفتر کی بالائی منزل میں منتقل کر دیا گیا۔ یہ جگہ بالکل حضور انور کے دفاتر کے عین سامنے ہے حضور جلسہ کے لئے اسلام آباد تشریف لے گئے۔ جلسہ پر تشریف لانے والے مہمانان بھی تیمار داری کے لئے تشریف لاتے۔

جلسہ کے بعد جس روز پیارے حضور واپس تشریف لائے تو صبح فجر کی نماز کے بعد پیغام ملا "آج تو ہم نے ملنا ہی ملنا ہے اب تم بتاؤ تم آؤ گے یا میں آؤں؟ خاکسار نے عرض کیا" "یہ غلام حاضر ہوگا"

جلسہ سے قبل خاکسار کے اہل خانہ بھی یہاں پہنچ چکے تھے۔ ان دنوں تمام ملنے والوں کو یہ ہدایت کی جاتی تھی کہ وہ حادثہ کا ذکر میرے سامنے نہ کریں اور خاص طور پر وفات پا جانے والے معلم صاحب کا بالکل ذکر نہ کیا جائے۔ لیکن ملنے والوں کی طرز گفتگو سے مجھے خوب اندازہ ہو رہا تھا کہ کوئی گڑبڑ ضرور ہے مگر کیا ہوا؟ کیسے ہوا؟ کہاں ہوا؟ اور کس کی جان خدا کے حضور حاضر ہوئی؟ ایسے سوال تھے جن کا جواب سمجھ نہ آتا تھا۔ بہت سوچا مگر کچھ سمجھ نہ آتی۔ جس وقت ہمارے بچے آئے تو ان کے نام تک یاد نہ تھے البتہ تعداد گن کر تسلی ہوئی کہ سب موجود ہیں۔ اور پھر بعد میں معلوم ہوا کہ کوئی حادثہ پیش آیا تھا اور عزیزم فضل حق میرے ساتھ تھا اس کے ساتھ ہونے کا ثبوت اس کے گھٹنے کے قریب چھوٹا سا زخم تھا جو ٹھیک ہو چکا تھا۔ اس سے زائد کوئی بات نہ بتائی گئی کیونکہ ان کو بھی میرے پاس آنے سے قبل وہی ہدایت مل چکی تھی۔

یہ عاجز وقت مقررہ پر حضور انور کے دفتر میں حاضر ہوا ابھی آزادانہ چلنا مشکل تھا دائیں بائیں طرف دونوں بیٹے تھے جن کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چل رہا تھا۔ حضور نے دیکھتے ہی فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے اسی وقت ہاتھ چھوڑ دیئے اور سیدھا کھڑا ہو گیا حضور نے فرمایا اگر یہ بات تھی تو مجھے کہہ دیتے میں وہاں آ جاتا! عرض کیا حضور دیکھیں میں ٹھیک ہوں۔ پھر خود بغیر سہارے کے چل کر کرسی تک گیا۔ اور خوب باتیں ہوئیں۔

بعد میں ایک اور ملاقات میں حضور نے بتایا کہ اس قسم کے حادثات دنیا میں بہت کم ہوتے ہیں اور اس حادثہ کے نتیجہ کو میڈیکل زبان میں Hang up Twice یعنی دو دفعہ پھانسی دیئے جانے کے الفاظ سے ظاہر کیا جاتا تھا۔ حضور نے بتایا کہ جب مجھے اس حادثہ کا علم ہوا تو میں نے سوچا کہ افریقن قوم بہت توہم پرست ہے اگر حادثے کا نتیجہ کوئی نکلا تو وہاں بہت نقصان ہوگا اس لئے میں نے خصوصی توجہ سے خدا کے حضور دعا کی جواب ملا ٹھیک ہو جائے گا۔

اب اس کے بعد رپورٹیں دینے والے بہت خطرناک صورتحال بتاتے تھے لیکن مجھے یقین تھا کہ خدا نے جو کہا ہے وہی ہوگا اور ٹھیک ہو جائے گا۔

ہسپتال سے گھر تو بھجوا دیا گیا تھا مگر علاج جاری تھا اور پندرہ پندرہ دن بعد معائنہ کے لئے ہسپتال جاتے تھے۔ ان حالات میں مکرم چوہدری ہادی علی صاحب نے خاص طور پر بہت محنت کی اور ہر وقت یہ خیال رکھا کہ کوئی تکلیف نہ ہو۔ تقریباً دو ماہ بعد لوہے کی سلاخوں کا پنجرہ سا اتار دیا گیا اور تین ماہ بعد فارغ کر دیا گیا۔

آخری روز بڑے ڈاکٹر صاحب کے ساتھ خصوصی ملاقات ہوئی۔ وہ بہت خوش تھے۔ انہوں نے کہا کوئی سوال پوچھنا ہے تو پوچھو۔ خاکسار نے عرض کیا کہ میری ٹانگیں بہت بھاری محسوس ہوتی ہیں گو چلنے میں کوئی رکاوٹ نہیں البتہ بوجھ ہے ڈاکٹر صاحب یہ بات سن کر پہلے تو ہنسے پھر فرمایا "یہ تو ٹھیک ہو جائے گا وہ چیزیں جن کے متعلق ہمیں بھی یقین نہ تھا وہ ٹھیک ہو گئی ہیں یہ تو معمولی بات ہے۔ کہنے لگے 1868ء سے یہ ہسپتال قائم ہے اس کیس میں تم پہلے شخص ہو جو اپنے پاؤں پر چل کر جا رہے ہو اب تک جو مریض آئے وہ دوران علاج فوت ہو گئے اور اگر ٹھیک ہوئے تو [illegible] مفلوج!

ڈاکٹر صاحب کی یہ بات سن کر خاکسار نے عرض کیا کہ جناب بات یہ ہے کہ آپ نے تو اسی اصول کے مطابق علاج کیا جو آپ پہلے کرتے رہے۔ جو چیز زائد مجھے ملی وہ یہ ہے کہ ساری دنیا میں دعائیں تھیں اور ان تمام دعاؤں کی سرتاج ہمارے آقا جو مسیح موعود کے چوتھے خلیفہ ہیں کی دعا تھی۔ آج مسیح موعود کے چوتھے خلیفہ کی دعا سے زندہ ہونے والا شخص آپ کے سامنے ہے۔

بورکینا فاسو میں جونہی حادثہ کی خبر پہنچی تو [illegible] خوشیوں کی انتہا نہ رہی ایک عالم الحاج محمود بامبا جو ہمارے مشن کے سامنے سڑک کی دوسری جانب اپنا مرکز بنا کر بیٹھے تھے۔ ان کی خوشی کا عالم [illegible] کہ خبر پاتے ہی متعدد احمدی گھرانوں میں فون پر اطلاع دی کہ تمہارے امیر حادثہ کا شکار ہو گئے ہیں۔ بعد ازاں تمام ذرائع سے سارے ملک میں خوب مشہور کیا گیا کہ ہمارے ملک میں جو شخص احمدیت کا پیغام لایا تھا۔ احمدیت چونکہ جھوٹی ہے اس لئے خدا نے اس کی چھٹی ڈال لی ہے یہ بھی بتایا گیا کہ ایک مقامی معلم جو اس کے ساتھ تھا اس کو تو یہاں دفنا دیا گیا ہے اور پاکستانیوں کی روایت ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو بیرون ملک نہیں دفناتے اس لئے اس کی لاش پاکستان لے گئے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ اس قسم کے اعلان تمام مذاہب کی طرف سے کئے گئے اور خوب خوشی منائی گئی۔

ہمارے مشن کی طرف سے ریڈیو پر اعلان ہو گیا کہ فلاں دن فلاں جہاز کے ذریعہ ہمارے امیر صاحب علاج کے بعد صحتیاب ہو کر واپس آ رہے ہیں۔ اتفاقاً

ہمارا جہاز لیٹ ہوگیا اور مقررہ وقت سے بہت بعد آدھی رات کے قریب پہنچا اس کے باوجود ائیرپورٹ پر معمول سے بہت زیادہ حاضری تھی۔ خاکسار خود اس عالم کے پاس گیا اور عید کا موقع تھا انہیں عید مبارک دی۔ یوں ان کی جھوٹی خوشی خاک میں مل گئی۔

جس گاؤں کے قریب ہمارا حادثہ پیش آیا تھا۔ وہ سارا گاؤں کچھ عرصہ قبل ہمارے ذریعہ جماعت میں شامل ہوا تھا۔ یہ جگہ اردگرد کے متعدد دیہات کے لئے بعض لحاظ سے مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔

لندن سے واپسی پر ایک روز اس علاقہ کے سفر کے دوران ہم اس گاؤں کی مارکیٹ میں جا کھڑے ہوئے۔ جونہی خاکسار گاڑی سے اترا مارکیٹ میں موجود تمام عوام وخواص کی متعجب نظروں کا مرکز بن گیا۔ تمام لوگ اپنے کام چھوڑ کر خوشی اور حیرانی کے ملے جلے جذبات سے میری طرف دیکھ رہے تھے غالباً جس کیفیت میں مجھے وہاں سے منتقل کیا گیا اور پھر جو اعلانات وہ سنتے رہے اس کے بعد مجھے اپنے درمیان کھڑا دیکھ کر حیران تھے۔

بورکینا فاسو میں 1997ء کے جلسہ سالانہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے M.T.A کے ذریعہ براہ راست خطاب فرمایا۔ خطاب کے آخری حصہ میں حضور انور نے خاکسار کے حادثہ اور شفایابی کا ایمان افروز تذکرہ بھی فرمایا۔ جلسہ سے کچھ دنوں بعد گھانا سے ایک تجارتی وفد بورکینا فاسو آیا۔ وفد کے سربراہ ایک احمدی بہت قربانی کرنے والے معلم صاحب تھے۔ ہم سے بھی ملاقات ہوئی۔ ہم نے شام کو کھانے پر وفد کے تمام اراکین کو دعوت دی۔ دوران طعام خاکسار نے ذکر کیا کہ اس سال حضور انور نے جماعت بورکینا فاسو پر خصوصی شفقت فرمائی ہے کہ جلسہ سالانہ میں براہ راست خطاب فرمایا۔ خاکسار نے تجویز کیا کہ اگر مہمان چاہیں تو کھانے کے بعد ہم پیارے آقا کا خطاب ان کو سنا سکتے ہیں۔ سب نے بہت پسند کیا۔ چنانچہ کھانے سے فارغ ہو کر حضور ایدہ اللہ کا خطاب سنایا گیا۔ اختتام پر ہمارے چند دوست وفد کے ساتھ ان کی رہائش گاہ تک الوداع کرنے گئے اگلے روز صبح ہمارے دوستوں نے آکر مبارکباد دی اور بتایا کہ اراکین وفد میں سے ایک رکن بڑے پکے عیسائی تھے کافی دیر سے زیر دعوت تھے مگر کچھ نہ مانتے تھے۔ یہاں سے جا کر انہوں نے مصلیٰ مانگا اور وضو کر کے نماز ادا کی اور فرمایا معجزے خدا تعالیٰ یہاں دکھا رہا ہے ہم کہاں پھر رہے ہیں اس روز علی الصبح اس وفد کو واپس روانہ ہونا تھا ہوگیا تاہم اس شخص نے واپس گھانا جا کر بیعت کر لی پھر تقریباً ایک ماہ بعد صرف مجھے ملنے کے لئے گھانا سے بورکینا تشریف لائے۔ اور اپنی بیعت کی بابت سارا واقعہ سنایا۔

درجہ کمال کے دو ہی حصے ہیں۔ ایک تعظیم لامر اللہ دوسرے شفقت علیٰ خلق اللہ۔
(حضرت مسیح موعود)

محنت، اخلاص اور خدمت سے سرشار واقف زندگی صحافی

محترم سید یوسف سہیل شوق صاحب

محمد محمود طاہر صاحب۔ نائب مدیر الفضل

الفضل کے ساتھ بچپن سے ہی لگاؤ تھا اور اس کے مطالعہ کا شوق تھا اس حوالے سے مکرم سید یوسف سہیل شوق صاحب سے غائبانہ تعارف ہو چکا تھا۔ جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے دوران مختلف علمی لیکچرز کا اہتمام ہوتا تھا ایک بار مضمون نگاری کے حوالہ سے لیکچر کا اہتمام ہوا۔ اس لیکچر کے لئے محترم شوق صاحب جامعہ احمدیہ کے ہال میں تشریف لائے۔ پندرہ سال سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود وہ لیکچر آج تک ذہن نشین ہے۔ مضمون نگاری سے چونکہ ذاتی شغف بھی تھا اس لئے لیکچر اور اس کے بعض مندرجات یاد رہ گئے۔ جہاں کئی امور شوق صاحب نے بیان کئے وہاں اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ جب ایک شخص مضمون لکھنے کا ارادہ کرے تو خدا کے حضور دعا کرے تب خدا تعالیٰ خود راہنمائی کرے گا اور خدا کی دی ہوئی توفیق کے مطابق مضمون لکھا جائے گا۔ یہ شوق صاحب کے ساتھ پہلی مرتبہ باقاعدہ تعارف تھا۔ اور وہ بھی ان کے پیشہ اور میری دلچسپی سے منسلک تھا۔

1984ء سے چار سال کی بندش کے بعد جب 1988ء کے اواخر میں اخبار الفضل دوبارہ جاری ہوا تو اخبار کے ساتھ دلچسپی کا عنصر غالب آ گیا کیونکہ ان دنوں جامعہ کی سینئر کلاسز میں تھے اور مضمون نگاری کی طرف توجہ اور دلچسپی پیدا ہوئی چنانچہ الفضل کے ساتھ محض قاری نہیں بلکہ مضمون نگاری کے حوالے سے بھی تعارف ہوا اور محترم شوق صاحب سے ذاتی تعارف شروع ہوگیا۔ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب مدیر الفضل کے ساتھ ساتھ محترم شوق صاحب بھی اس سلسلہ میں حوصلہ افزائی کرتے رہتے کہ لکھا کریں۔

شوق صاحب کی صحافت محض الفضل تک محدود نہ تھی بلکہ ایم ٹی اے کے اجراء کے بعد آپ ایم ٹی اے کے پروگراموں میں تقریباً باقاعدگی کے ساتھ شرکت کیا کرتے تھے۔ کئی پروگرام آپ نے ترتیب دیئے اب بھی نشر مکرر کے طور پر ٹیلی کاسٹ کئے جاتے ہیں۔ ایم ٹی اے پر پروگراموں کا ایک سلسلہ ''جماعتی اخبارات ورسائل'' کے عنوان پر شروع ہوا اس پروگرام کے کمپیئر شوق صاحب تھے اور خاکسار اور حافظ راشد جاوید صاحب ان کے ساتھ شریک گفتگو رہے۔ اس پروگرام کی تیاری کے سلسلہ میں آپ کے ساتھ کئی بار نشستیں ہوئیں اور آپ کے مشورے اس میں شامل ہوتے اور بالآخر یہ پروگرام متعدد بار ایم ٹی اے پر نشر ہوا۔ ان پروگراموں کا پہلا حصہ حضرت مسیح موعود کے دور کے اخبارات ورسائل سے مکمل کیا گیا۔ دوسرے حصہ کے لئے کئی نشستیں آپ کے ساتھ ہوئیں لیکن عمر نے وفا نہیں کی اور آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

مختلف جماعتی پروگراموں اور مشاعروں میں آپ کی کمپیئرنگ ہمیشہ آپ کی یاد دلاتی رہے گی۔ آپ کو گفتگو اور تکلم میں مکمل گرفت تھی اور عین موقع محل کے مطابق الفاظ کا خوبصورت چناؤ کرتے تھے۔ نظم اور نثر کا اعلیٰ ذوق آپ کے بیان میں موجود تھا۔

صحافت میں رپورٹنگ کو خاص اہمیت حاصل ہے اس فن میں کمال حاصل کرنے والے دنیائے صحافت میں ملکی اور بین الاقوامی سطح پر شہرت حاصل کرتے ہیں اور اعلیٰ رپورٹنگ پر اخبار ناز کرتا ہے۔ محترم شوق صاحب کو اس فن میں یقیناً اعلیٰ مہارت حاصل تھی۔ ملکی اخبارات میں کام کا تجربہ تھا اور پھر وقف کر کے جماعتی صحافت سے منسلک ہوئے۔ اگرچہ جماعتی صحافت کا مزاج دوسری ملکی صحافت سے بالکل الگ ہے لیکن یہاں بھی جس جماعتی تقریب یا جماعتی واقعات وحادثات کی رپورٹنگ کا شوق صاحب کو موقع ملا آپ نے اس میں اعلیٰ فن کا مظاہرہ کیا اور واقعات کی منظر کشی الفاظ میں یوں کی کہ گویا قاری اس منظر اور واقعہ میں خود شریک ہے۔ آپ کی رپورٹنگ یقیناً تاریخ احمدیت کے ابواب کا حصہ بنے گی اور آنے والے لوگ آپ کو دعائیں دیں گے۔

صحافتی زندگی جو دراصل محنت اور جہد مسلسل کا نام ہے کاغذ قلم کے ساتھ مستقل مزاجی کے ساتھ دوستی سے عبارت ہے۔ اس شعبہ سے منسلک افراد عموماً اپنی روز مرہ زندگی میں دوسروں سے جدا اور الگ تھلگ دکھائی دیتے ہیں غور وفکر، خیالات میں تلاطم اور مصروفیت کے عالم میں عام معاشرتی حقوق کی مکمل ادائیگی آسان نہیں رہتی یا معاشرے کے خیالات اور توقعات کے مطابق ادائیگی مشکل نظر آتی ہے۔ اس کے برعکس محترم شوق صاحب ایک کہنہ مشق صحافی تھے آپ کی زندگی اس پیشہ سے وابستہ دوسرے افراد کی نسبت بالکل برعکس دکھائی دیتی ہے۔

مخلوق خدا کی ہمدردی ودلداری اور دعوت الی اللہ کے شوق اور اس کے لئے سعی مسلسل یہ کام جہاں بہت وقت چاہتے ہیں وہاں ایک خاص مزاج کی بھی ضرورت ہے۔ محترم شوق صاحب کا یہ عالم تھا کہ وہ ہر وقت لوگوں کے کام آنے ان کی مدد کے لئے سرگرداں نظر آتے اور دوسری طرف دعوۃ الی اللہ کا جنون آپ کی شخصیت کا ایک نمایاں پہلو ہے۔ اس کے لئے آپ اپنی سواری بھی وقف رکھتے ہیں، اپنی جیب بھی فراخدلی کے ساتھ بھری رکھتے ہیں رابطہ کنندگان کے ساتھ ہمدردی، شفقت اور ان کی خبر گیری کے لئے بھی مصروف عمل رہتے ہیں۔ یہ اخلاق عالیہ آپ کو دوسروں سے ممتاز کرتے ہیں جن کی وجہ سے آپ سے شناسا اور آپ کی ہمدردی اور خدمت سے فیض یاب احباب آپ کے حق میں رطب اللسان ہیں۔

آزاد ذہن کا حامل پیشہ صحافت اور ملکی اخبارات میں تجربہ حاصل کرنے کے بعد وقف زندگی کرنا اور اپنے مزاج کو مکمل طور پر واقف زندگی کا مزاج بنانا اور اس عہد پر دل کی گہرائیوں سے قائم رہنا اور انجام بخیر ہونا یہ محترم شوق صاحب کی اعلیٰ شخصیت کا آئینہ دار ہے۔

بیماری کے ایام میں آپ سے متعدد بار ملاقاتیں ہوئیں۔ جس موذی بیماری میں آپ مبتلا تھے اس کے بارہ میں سب جانتے ہیں کہ اس کے نتائج کیا نکلتے ہیں۔ لیکن آپ انتہائی صبر اور حوصلہ کے ساتھ بیماری سے نبرد آزما رہے۔ وفات سے دو روز قبل آپ سے ہسپتال میں ملاقات ہوئی تو اس تشویشناک حالت میں بھی آپ کا چہرہ پرسکون تھا اور خدا کی رضا پر راضی تھے اور یہی کہا کہ میں ٹھیک ہوں اور مسکراتے ہوئے اور مطمئن چہرہ کے ساتھ تیمارداروں سے ملاقات کرتے رہے۔ اور اسی اطمینان قلب اور راضی بقضائے الٰہی کے ساتھ اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔ لیکن اپنی ایسی یادیں چھوڑ گئے ہیں جو آپ کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات دینیہ کو قبول فرماتے ہوئے اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور راقم الحروف کو ان کی نیک یادوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

گویا فرض ہے

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب تہجد کے پابند تھے۔ اور اس قدر التزام کرتے کہ آپ کے ایک فرزند کہتے ہیں کہ میں عرصہ تک سمجھتا رہا کہ نماز تہجد بھی فرض ہے۔ فرماتے تھے جس رات تہجد کا ناغہ ہو جائے تو اس روز میں اشراق کے وقت بارہ رکعت نفل ادا کرتا ہوں۔

(رفقاء احمد جلد 12 ص 150)

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقعہ پر

مختلف اقوام کے نومبائعین کے الگ الگ جلسے

جلسہ سالانہ جرمنی 2002ء کے مرکزی جلسہ گاہ کے پروگراموں کے ساتھ ساتھ نومبائعین اور زیر دعوت افراد کے لئے کئی زبانوں میں الگ پروگرام تھے۔ خصوصیت کے ساتھ چار اقوام کے لئے جلسے منعقد کئے گئے جس کی مختصر روداد درج ذیل ہے۔

تُرک جلسہ سالانہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے جرمنی میں اب ترک قوم میں بھی احمدیت کا پیغام پھیلنا شروع ہو گیا ہے۔ جلسہ سالانہ پر ایک صد سے زائد ترک افراد شامل ہوئے۔ ان کے لئے الگ جلسے کا انعقاد بھی کیا گیا جس کا آغاز مکرم جینگیز صاحب (ایک مخلص نومبائع) کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب اور مکرم محمد احمد راشد صاحب مربیان سلسلہ نے مختصر تقاریر کیں اور حاضرین کے سوالات کے جوابات دئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے اس نشست کے بعد مزید 15 ترک احباب و خواتین کو بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

عرب جلسہ

عربوں کے لئے مختلف اوقات میں کئی پروگرام رکھے گئے تھے جہاں متفرق اختلافی مسائل، موضوعات پر تقاریر کی گئیں۔ ایک سیشن میں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے شرکت کی اور حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے عرب احباب و خواتین کو دین کی اعلیٰ امن کی تعلیم کو سامنے رکھتے ہوئے خصوصاً دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی۔ دوران جلسہ ایک مجلس سوال و جواب کا انعقاد بھی کیا گیا جس کی صدارت مکرم عبدالمومن طاہر صاحب نے کی اور حاضرین کے سوالات کے جوابات دئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان پروگراموں کے نتیجہ میں کئی افراد کو بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

جرمن جلسہ

جلسے کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا بعدہ مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش نے مختصر خطاب فرمایا۔ اس کے بعد مجلس سوال و جواب شروع ہوئی اس مجلس میں سوالات کی بھرمار تھی۔ دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ پروگرام کے مطابق دئے گئے وقت سے زائد ڈیڑھ گھنٹہ یہ سلسلہ جاری رہا۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے بھی خطاب فرمانا تھا مگر اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے آپ نے اپنے خطاب کا وقت اس مجلس کو دے دیا۔ بہرحال یہ مجلس بہت ہی کامیاب رہی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو جرمن افراد کو بیعت کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ ان میں سے ایک دوست ہمارے ایک مخلص جرمن احمدی مکرم سعید احمد گسیلر، جنہوں نے اب اپنی زندگی وقف کی ہے، کے چھوٹے بھائی ہیں۔

بالکان جلسہ

اس جلسے میں بالکان سے تعلق رکھنے والے احباب و خواتین (کوسووا، البانین، بوزنین) شامل ہوئے۔ پروگرام کا آغاز مکرم بسیم سوبجی صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ بعدہ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ مکرم زکریا خان صاحب اور بسیم سوبجی صاحب نے حاضرین کے سوالات کے جوابات دئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے 15 افراد کو بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

آٹھ اقوام کے افراد کا قبول احمدیت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ کے دوران آٹھ اقوام کے چالیس (40) افراد کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان افراد میں 2 جرمن، 2 ٹوگو، 25 ترک، 2 سیرالیون، 3 یمن، 7 تیونس، ایک عراقی اور 15 کا تعلق البانیا سے ہے۔

دیگر پروگرام

☆ جلسہ گاہ میں ایک بکسٹال بھی لگایا گیا جہاں سے ہر قسم کی کتب زیر (دعوت) اور نومبائعین افراد کے لئے دستیاب تھیں۔ اسی طرح ایک نمائشی سٹال بھی لگایا گیا۔ ہر دو سٹالوں سے بھرپور استفادہ کیا گیا۔

☆ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال جماعت جرمنی کو پہلی بار ایک دعوت الی اللہ سیمینار منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس سیمینار کا آغاز جلسہ سے ایک روز قبل جمعرات کو صبح گیارہ بجے مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی انچارج جرمنی کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ظفر صاحب نے خطاب کیا۔

☆ اتوار کے روز ایک بڑی دعوت الی اللہ نشست کا انعقاد ہوا جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ اس نشست کا آغاز مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کی صدارت میں ہوا۔ اس کے بعد حاضرین کو سوالات کی دعوت دی گئی اور مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش نے حاضرین کے سوالات کے جوابات دئے۔ کامیابی کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اتنی سے زائد سوالات لکھ کر بھجوائے گئے اور مائیک پر بھی لوگ سوالات کرنے کی خواہش کا اظہار آخر تک کرتے رہے۔

ایک ایمان افروز واقعہ

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جماعت روڈنگن نے ایک بہت ہی ایمان افروز واقعہ کی تفصیل ارسال کی ہے کہ ان کی جماعت سے کچھ نومبائعین اور زیر دعوت افراد جلسے میں شامل ہوئے۔ یہ تمام احباب جلسے کے پروگراموں اور انتظامات سے بہت ہی متاثر ہوئے اور جلسے کی بہت تعریف کرتے رہے۔ اچانک ایک خاتون ایک دوسری جماعت سے آئی ہوئی ایک عورت سے بھاگ کر لپٹ گئی اور دوسری عورت بھی دیکھتے ہی گلے لگ گئی اور دونوں کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ جب کچھ دیر کے بعد یہ سنبھلیں تو معلوم ہوا کہ دراصل یہ دونوں سگی بہنیں ہیں اور بیس سال پہلے ایک ملک میں جنگی حالات کی وجہ سے بچھڑ گئیں اور آج اچانک جلسے کی برکت سے آپس میں ملاپ ہو گیا۔ وہ روتے روتے بار بار نظام سلسلہ اور جماعت کو دعائیں دیتی تھیں کہ اس تعلق کی وجہ سے بیس سال کے بعد یہ ملاپ ممکن ہو سکا۔ وہ گہرے طور پر جماعت سے وابستہ ہیں اور بہت خوش ہیں اور دعائیں دیتی ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 15 نومبر 2002ء)

جلسہ سالانہ حصول علم و معرفت کا ذریعہ

ہادیٔ عالم، سرور کائنات حضرت احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے معرفت کے موتی بکھیرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جب کسی جگہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے بابرکت تذکرہ کے لئے کوئی محفل سجتی ہے تو اللہ کے فرشتے اس مجلس کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور اللہ کے حضور اس بابرکت محفل کا تذکرہ کرتے ہیں۔ ایسی مجلس میں شامل ہونے والے سب لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی برکتوں سے بھرپور حصہ پاتے ہیں حتیٰ کہ اتفاقاً اس مجلس میں آ کر بیٹھنے والا بھی اس مقدس محفل کی برکتوں سے حصہ پاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کے منشاء سے احباب جماعت کی پاکیزہ محفل جمانے کے لئے ایک مستقل ادارے کی بنیاد جلسہ سالانہ کی صورت میں رکھی۔ اور جلسہ سالانہ کے بارہ میں فرمایا کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ اس بابرکت جلسہ کی اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ”حتی الوسع تمام دوستوں کو محض ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔“ پھر فرمایا ”اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔“

حضرت مسیح موعود کی ان مندرجہ بالا تحریرات سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جلسہ سالانہ کے انعقاد کی ایک بہت بڑی غرض احباب جماعت کے علم اور معرفت میں اضافہ ہے۔ عام دنوں میں ہر شخص کے لئے دینی علوم اور معارف و حقائق کے مطالعہ کے لئے وقت نکالنا اور اس کے ذرائع تک رسائی ممکن نہیں ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے اپنے متبعین کے علم و معرفت میں ترقی کے لئے جلسہ سالانہ کی روحانی علمی محفل کا سلسلہ شروع کیا تا لوگ سال میں ایک بار تین دن کے لئے مرکز میں آ کر روحانی مائدہ سے خوب سیر ہو کر جاویں اور اپنی علم و معرفت میں ترقی کریں۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود نے اپنی زندگی میں جو جلسے منعقد کئے ان میں آپ نے اپنے معرکۃ الآراء خطابات سے اپنے رفقاء کو مستفیض فرمایا اور پھر یہ سلسلہ آپ کی وفات کے بعد آپ کے خلفاء کے ادوار میں بھی جاری رہا اور خدا کے فضل سے آج تک جاری ہے۔ خلفاء حضرت مسیح موعود نے ان جلسوں پر حقائق و معرفت سے لبریز خطابات فرمائے اور ان کے علاوہ چند علماء اپنے علمی نچوڑ کو احباب کے سامنے پیش کر کے علمی ترقی کا باعث بنتے ہیں۔

روحانی مائدہ کا یہ دستر خوان اب دنیا کے کونے کونے میں بچھ چکا ہے اور مختلف ممالک، علاقے اور جماعتیں ہر سال علم و عرفان کی یہ محفلیں سجاتی ہیں اور معرفت کے سامان مہیا کرتے ہوئے احباب جماعت کی علمی ترقی کا باعث بن رہے ہیں۔ اللہ کرے کہ جن مقاصد اور اغراض کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جلسہ سالانہ کے عظیم نظام کی بنیاد ڈالی تھی ان اغراض سے ہم سب مستفیض ہونے والے ہوں۔ جلسہ سالانہ کے ذریعہ انتشار علم و معرفت ہوتا رہے اور احباب جماعت اس سے استفادہ کرتے رہیں۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

خالق حقیقی اور تخلیق کے جلوے

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

مجہری سائنسدان اس کائنات کی تخلیق کو Game of Chance قرار دے کر اور ہمارے کرہ زمین پر پائی جانیوالی جاندار مخلوق کو Survival of the Fittest کا کرشمہ گردان کر خالق حقیقی کی ہستی کا انکار کر دیتے ہیں۔ گیم آف چانس کی تھیوری کی بنیاد اس بات پر رکھتے ہیں کہ یہ کائنات اس قدر وسیع و عریض اور تعداد میں اس قدر بے انتہا اجرام فلکی پر مشتمل ہے کہ کرہ زمین کی اس میں کسی قسم کی کوئی حیثیت نہیں بنتی۔ ایک ایک ستارہ ہمارے سورج سے لاکھوں گنا بڑا ہے جب کہ ہمارا یہ ننھا منا سورج ہماری زمین سے خود بھی لاکھوں گنا بڑا ہے۔ اور تمام اجرام فلکی کی تعداد اتنی زیادہ ہے جتنی تمام دنیا کے سمندروں کے کناروں پر موجود ریت کے ذروں کی تعداد اور پھر ان اجرام کا باہمی فاصلہ اس نسبت سے ہے جیسی کھرا کاہل کے وسط میں کھڑے ہوئے کسی بحری جہاز اور ہزاروں میل دور کھڑے کسی دوسرے جہاز کی جسامت کی نسبت ان کے درمیانی فاصلے سے ہے۔

تو اتنی بے انتہا وسیع و عریض کائنات میں اتنے بڑے بڑے اجرام فلکی کے مقابلہ میں ان میں سے کسی ایک کا کھرب واں حصہ چھوٹی اس ننھی منی بے حیثیت زمین کو تخلیق کائنات کی بنیادی وجہ قرار دینا کیونکہ اس زمین پر اس انسان کو پیدا کیا جانا مقصود تھا جو وجہ تخلیق کائنات تھا۔ ان سائنسدانوں کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمین کی مرکزی حرارت کی قوت صرف دس ہزار درجہ سنٹی گریڈ ہے جب کہ ہمارے ''زرد بونا'' سورج کی قوت ایک کروڑ سنٹی گریڈ ہے اور زمین کے مقابل پر اس کی کشش ثقل اس قدر زیادہ ہے کہ نو کروڑ میل دور ہونے کے باوجود زمین اس کے گرد گھومنے پر مجبور ہے اور اپنے اوپر موجود ہر قسم کی حیات کی بقا کے لئے اسی کی حرارت اور توانائی کی محتاج ہے۔ تو اس تناظر میں زمین کو کائنات میں مرکزی حیثیت کی حامل سمجھنا ایسا ہی ہوگا جیسا کسی عالیشان محل کے ایک کونے میں لگے ہوئے چھوٹے سے آرائشی پتھر کے ٹکڑے کو دیکھ کر کہا جائے کہ یہ محل اس پتھر کے ٹکڑے کی خاطر بنایا گیا تھا۔ دوسری طرف یہ لوگ زمین پر موجود زندگی اور اس کی حیرت انگیز صلاحیتوں کی عقلی وضاحت پیش کرنے کے لئے ''چانس'' یا اتفاقی حادثات کی بات گھڑ لیتے ہیں۔ اس کائنات کے تمام خلا میں اس قدر ٹھنڈک ہے کہ اس سے زیادہ کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ زیادہ سے زیادہ کسی جگہ پر ٹھنڈک جو متصور ہو سکتی ہے وہ منفی 273 درجہ سنٹی گریڈ ہے۔ صفر درجہ پر پانی جم کر برف بن جاتا ہے۔ فریج اور ڈیپ فریزر میں زیادہ سے زیادہ منفی تیس پینتیس درجہ کی ٹھنڈک پیدا کی جا سکتی ہے۔ قطبین میں سارا سال برف سے ڈھکے رہنے والے پہاڑوں پر زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت منفی اسی پچاسی کا تصور کیا جا سکتا ہے۔ تو خلا کی منفی 273 درجہ کی ٹھنڈک میں کسی قسم کی زندگی کے پیدا ہونے یا باقی رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوسری طرف سورج کی حرارت اس قدر زیادہ ہے کہ کروڑوں میل اردگرد کی ہر چیز کو جلا کر راکھ کر دے۔ تو گویا خلا کی لامتناہی وسعتوں میں شدید ٹھنڈک کی وجہ سے زندگی کا وجود ممکن نہیں ہے دوسری طرف کھربوں کھرب میل کے فاصلہ پر جو ستارے پائے جاتے ہیں ان کے اردگرد کروڑ ہا میل کے دائرہ میں شدید حرارت کی وجہ سے زندگی کا وجود ممکن نہیں ہے۔ صرف ایک نہایت تنگ پٹی جہاں سورج کی گرمی ختم ہوتے ہوتے خلا کی سردی میں جا ملتی ہے وہاں سے درجہ حرارت ایسا ہے جو زندگی کے قابل برداشت ہو تو گیم آف چانس کے معتقدین کہتے ہیں کہ یہ محض اتفاق کی بات ہے کہ ہماری زمین عین اس تنگ پٹی پر واقع ہے۔ دوسرا چانس یہ ہے کہ یہ ایک خاص زاویہ اور مدار میں اپنے محور پر اور سورج کے گرد گھومتی ہے جس سے دن رات اور موسم پیدا ہوتے ہیں۔ تیسرا چانس ہے کہ اس کے گرداگرد ہوا کا غلاف ہے جس کی گیسوں کے ملنے سے پانی پیدا ہو گیا اور سانس لینے کے لئے آکسیجن مہیا ہو گئی۔ پھر ایک چانس اور ہے کہ اس کے 25 میل اوپر اوزون کا غلاف ہے جو اس کو سورج کی تباہ کن شعاعوں سے محفوظ کئے ہوئے ہے۔ ایک اور چانس کے نتیجہ میں زمین پر ایسے ننھے منے Organisms پیدا ہو گئے جو زندگی کی ابتدائی شکلیں تھیں اور پھر ان سے آگے زندگی ارتقا پذیر ہو کر بڑے جانور بنتے بنتے آخر نوبت انسان تک جا پہنچی۔ پھر تمام جانوروں نے اپنی اپنی ضرورتوں اور جغرافیائی ماحول کے تقاضوں کے نتیجہ میں ارتقا کا عمل اختیار کیا اور ہوتے ہوتے زندگی کی مختلف شکلوں کا ظہور ہوا۔ پرندوں کے پر بنے۔ جنگلی درندوں کے شکار کرنے کی صلاحیتیں پیدا ہوئیں۔ دوسرے جانوروں کی تیز رفتاری اور ماحول سے ہم آہنگ ہونے والے رنگ اور آبی جانوروں کا پانی میں رہائش رکھنے کا جسمانی نظام وغیرہ وغیرہ زندگی کے مختلف روپ اس ارتقا کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوئے۔ تو گویا ان سائنسدانوں کی نظر میں یہ زمین اور اس پر تمام زندگی Chain of Chances کے تحت ظہور میں آئی۔

اتفاقات کی لڑی کی اصل حقیقت

جن سائنسدانوں نے خدا کی ہستی سے انکار کا فیصلہ کر رکھا ہو انہیں اپنے نقطہ نظر کے حق میں ایسے ایسے دلائل سوجھتے ہیں جو ایک عام سی سوجھ بوجھ کے انسان کو بھی کھوکھلے نظر آتے ہیں۔ اب اس اتفاقات کی لڑی کو ہی لیں۔ اول تو اتنی وسیع و عریض کائنات۔ پھر اس کے ستاروں میں ایٹمی ردعمل سے بے انتہا توانائی کا پیدا ہونا۔ کشش ثقل کے قانون کے ذریعہ سب کائنات کا ایک مضبوط بندھن میں بندھ کر ایک اکائی بن جانا۔ سورج جیسے ستارے کا اپنی توانائی سے زمین جیسے ستارے پر زندگی کے ظہور کے اسباب پیدا کرنا۔ زمین پر انتہائی پیچیدہ اور باہم مربوط حیوانات و نباتات کا نظام حیات۔ اور ہر قسم کی حیات کا اندرونی کامل و اکمل جسمانی نظام۔ یہ سب ایک ایسا لامتناہی سلسلہ ہے جو محض اتفاق سے معرض وجود میں آ ہی نہیں سکتا۔

محض اتفاق سے لاکھوں کروڑوں اشیاء تسلسل سے اپنی ذات میں مکمل اور دوسری اشیاء سے باہم مربوط ہو کر بنتی چلی جائیں۔ خلاف عقل بھی ہے اور خلاف تجربہ بھی۔ اپنی چھوٹی سی دنیا کو ہی لیں۔ اس میں اتنے ارب ہا ارب جانور اور پودے اپنی اپنی صلاحیتوں سمیت موجود ہیں۔ ان گنت قوانین قدرت کے نتیجہ میں دن رات مختلف موسم بارش کا سائیکل بجلی اور مقناطیس کی طاقت ایٹمی توانائی کشش ثقل ان گنت دھاتوں کا پیدا ہو جانا اور ہر ایک کے مختلف خواص۔ کیا یہ سب محض اتفاق سے پیدا ہوئے ہیں؟ اور انسان کو محض اتفاق سے یہ عقل حاصل ہو گئی کہ وہ ان سب کو اپنے مصرف میں لائے؟ چلو مان لیا کہ درخت اور جانور محض اتفاق سے پیدا ہو گئے لیکن اس اتفاق کے بعد کے زمانہ میں درختوں کا زمین کے نیچے دب کر دباؤ اور حرارت کے نتیجہ میں کوئلہ میں تبدیل ہو جانا۔ جانوروں کا اسی عمل سے تیل اور گیس کے وسیع ذخائر پیدا کر دینا۔ کوئلے کا ہیرے میں اور پتھر کا چونے میں تبدیل ہونا اور ایسی ہی ان گنت بعد کی تبدیلیوں کے نتیجہ میں نئی نئی چیزوں کا پیدا ہونا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کا ان تمام اشیاء تک رسائی حاصل کرنا اور ان کو اپنے کام میں لانا۔ کیا یہ سب اتفاقات ہیں؟ اس کے مقابل پر اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ کوئی ایسی ہستی موجود ہے جو اس سب کارخانہ قدرت کو پیدا کرنے والی اور بوقت ضرورت اس میں نئی نئی تبدیلیاں لا کر اس کو قائم و دائم اور ترقی پذیر رکھے ہوئے ہے تو ہر ایک مسئلہ خود بخود حل ہو جاتا ہے۔

باہم مربوط اور اعلیٰ و اکمل نظام کائنات

خدا کے منکرین اتفاقی حادثہ کے نتیجہ میں مختلف نباتاتی اور حیواناتی زندگی کے پیدا ہو جانے کے بعد مختلف جانوروں کی مختلف صلاحیتوں کی تشریح میں ارتقا کا نظریہ پیش کرتے ہیں۔ کہ ہر جانور اپنے اپنے مخصوص جغرافیائی حالات اور طرز زندگی کی ضرورتوں کے تحت رفتہ رفتہ خود میں تبدیلی کرتے ہوئے بہتر سے بہتر شکل اختیار کرتا چلا گیا۔ پرندوں اور حیوانات میں لمبی ٹانگیں اور لمبی گردن، اڑنے اور تیرنے کی صلاحیت، تیز رفتاری اور ماحول سے میل کھاتی ہوئی رنگت اور ایسی ہی دوسری صلاحیتیں زندگی کی بقا کی ضرورتوں کے طور پر لاکھوں سال کے رفتہ رفتہ ارتقائی عمل کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوئیں۔ لیکن یہ سائنسدان اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ ایسی خاصیتیں جن کا بقا سے کوئی تعلق نہیں بلکہ جن سے بقا کو سراسر خطرہ لاحق ہے وہ ان جانوروں اور پودوں نے کیوں حاصل کیں۔ ربڑ کے درخت نے اپنے اندر ربڑ بنانے کا مادہ کیوں پیدا کیا جس کے نتیجہ میں انسان اس کو اس بیدردی سے کاٹتا ہے۔ سنکونا کی چھال میں کونین اور مختلف جڑی بوٹیوں میں مختلف بیماریوں سے شفائی تاثیرات کیوں پیدا ہوئیں جن کے نتیجہ میں ان کو تلف کر دیا جاتا ہے۔ اور پھر جنگلات اور ان گنت جانوروں کے زیر زمین دفن ہونے کے نتیجہ میں کسی نئی چیز کا بن جانا بھی تو ایک ارتقا ہے۔ یہ کس نے پیدا کیا؟ آتش فشاں پہاڑوں کے پھٹنے سے لاوا کے ذریعہ مختلف دھاتوں کا سطح زمین پر آ جانا جو انسان کی دسترس میں آ کر اس کے کام آ سکیں کونسے ارتقا کا نتیجہ ہے؟ کائنات کا بلیک ہول میں سے ظہور تو چلو مان لیتے ہیں ایک حادثہ کے نتیجہ میں ہوا۔ لیکن کائنات کا مسلسل پھیلتے چلے جانا اور نت نئی کہکشاؤں کا پیدا ہوتے چلے جانا اور سب کا ایک اکائی میں بندھ کر پھر واپس اسی بلیک ہول میں سما جانا اور اس طرح کائنات کے مکمل خاتمہ کے بعد نئے سرے سے پھر اس کا ظہور۔ یہ سب آخر کیا ہے؟ کس کس چیز کو آپ حادثہ یا اتفاق قرار دیں گے اور کس کس بات کو ارتقا سے تعبیر کریں گے؟ اور پھر ایک ایک جانور کے ایک ایک عضو کی بناوٹ اور کام کرنے کا نظام اتنا پیچیدہ۔ اتنا باہم مربوط اور اتنا اعلیٰ و اکمل ہے کہ اس کے حادثاتی طور پر وقوع پذیر ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ آنکھ کے بارے میں تو قطعی طور پر سائنسی تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے کہ آج سے کروڑوں

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم لئیق احمد چغتائی صاحب پشاور روڈ راولپنڈی لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم کبیر احمد چغتائی صاحب قائد علاقہ راولپنڈی کو مورخہ 26 نومبر 2002ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچے کا نام "حمزہ کبیر" عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم رفیق احمد قریشی صاحب کا نواسہ ہے احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور صحت تندرستی والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اسلم صاحب صدر جماعت احمدیہ بھکھی تحصیل و ضلع شیخوپورہ لکھتے ہیں کہ مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب گجروند مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب مورخہ 10 دسمبر 2002ء کو بعمر 70 سال میو ہسپتال لاہور میں انتقال کر گئے۔ اگلے روز مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور حلقہ بھکھی کے مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔ انہوں نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹے اور 4 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

نصرت جہاں اکیڈمی کا ورزشی

مقابلہ جات میں اعزاز

امسال فیصل آباد بورڈ کے سالانہ سپورٹس مقابلہ جات کے سلسلہ میں مورخہ 16 تا 19 دسمبر 2002ء کو لالیاں میں زونل مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ خدا کے فضل و کرم سے نصرت جہاں اکیڈمی کے کھلاڑیوں نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

باسکٹ بال	اول
ہینڈ بال	اول
ٹیبل ٹینس (سنگل)	اول
ٹیبل ٹینس (ڈبل)	اول
بیڈمنٹن (سنگل)	اول
بیڈمنٹن (ڈبل)	اول
ہاکی	دوئم

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم محمود احمد عامر صاحب دار الصدر شرقی (عقب ہسپتال) ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم محمد اسماعیل صاحب مورخہ 14 دسمبر 2002ء بروز ہفتہ بعمر 89 سال وفات پاگئے۔ اگلے روز 15 دسمبر کو آپ کی نماز جنازہ بعد نماز ظہر بیت المبارک میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر مکرم عبدالرب صاحب صدر حلقہ دار الصدر شرقی نمبر 2 نے دعا کروائی۔ آپ کے والد حضرت چوہدری عبدالکریم صاحب آف ننگل رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ حضرت چوہدری صاحب کے بچے کم سنی میں وفات پا جاتے تھے۔ حضرت مسیح موعود نے ان کو آئندہ بچے کیلئے درازی عمر کی دعا دی۔ چنانچہ اس دعا کی بدولت محترم محمد اسماعیل صاحب نے لمبی عمر پائی۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم منصور احمد ناصر صاحب حال کینیڈا ایم ٹی اے پر کمپیوٹر ٹریننگ کے پروگرام کرتے رہے ہیں۔ آپ کی بیٹیوں کو بھی لجنہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 1

سیکنڈ گروپ

23 فروری بروز اتوار صبح 11:30 تا 2:00 بجے

داخلہ ٹیسٹ درج ذیل سلیبس کے مطابق تحریری اور زبانی ہوگا۔

انگلش۔ انگریزی حروف تہجی۔ Aa to Zz

اردو۔ اردو حروف تہجی۔ الف تا ے

حساب۔ گنتی۔ 1 تا 20

قاعدہ یسرنا القرآن: صفحہ 1 تا 13 عربی تلفظ کے ساتھ سنا جائے گا۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
سفوف مفرح۔ معجون مفرح
ضعف۔ کمزوری۔ گھبراہٹ
اور Low بلڈ پریشر میں نہایت مفید ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 30 دسمبر 2002ء

12.15 a.m عربی سروس
1-15 a.m چلڈرن کلاس
1-40 a.m مجلس سوال و جواب
2-45 a.m مشاعرہ
3-50 a.m ملاقات پروگرام
5-05 a.m تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
6-00 a.m چلڈرن پروگرام
6-30 a.m مجلس سوال و جواب
7-25 a.m کوئز
8-05 a.m اردو کلاس
9-15 a.m چائنیز سیکھئے
10-00 a.m فرانسیسی سیکھئے
11-05 a.m تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m چائنیز پروگرام
12-55 p.m برکات خلافت
1-45 p.m مجلس سوال و جواب
2-45 p.m خطبات امام
3-10 p.m انڈونیشین سروس
4-10 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-05 p.m تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
5-50 p.m اردو کلاس
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-05 p.m فرانسیسی سروس
9-05 p.m خطبہ جمعہ فرانسیسی زبان میں ترجمہ کے ساتھ
10-05 p.m جرمن سروس
11-10 p.m لقاء مع العرب

منگل 31 دسمبر 2002ء

12-10 a.m عربی سروس
1-10 a.m بچوں کا پروگرام
1-35 a.m مجلس سوال و جواب
2-35 a.m کوئز
3-10 a.m فرانسیسی سروس
4-10 a.m سفر ہم نے کیا
5-05 a.m تلاوت قرآن کریم، درس حدیث، عالمی خبریں
6-05 a.m واقفین نو بچوں کا پروگرام
6-30 a.m علمی خطابات
7-35 a.m طب و صحت کی باتیں
8-15 a.m معلوماتی پروگرام
9-20 a.m لجنہ میگزین
10-10 a.m بنگلہ ملاقات
11-05 a.m تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-35 a.m لقاء مع العرب
12-50 p.m مجلس انصاراللہ ربوہ کی سالانہ کھیلیں
1-15 p.m تقریر برکات خلافت
1-40 p.m درس القرآن
3-20 p.m انڈونیشین سروس
4-20 p.m طب و صحت کی باتیں
5-05 p.m تلاوت قرآن کریم، درس حدیث، عالمی خبریں
5-55 p.m مجلس سوال و جواب
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-05 p.m جرمن ملاقات
9-05 p.m فرانسیسی سروس
9-30 p.m مختلف پروگرام فرانسیسی زبان میں
10-05 p.m جرمن سروس
11-10 p.m لقاء مع العرب

بدھ یکم جنوری 2003ء

12-15 a.m عربی سروس
1-15 a.m واقفین نو کا پروگرام
1-40 a.m علمی خطابات
2-45 a.m معلوماتی پروگرام
3-40 a.m خطبہ جمعہ 23-4-93
4-40 a.m اردو تقریر
5-05 a.m تلاوت قرآن کریم، تاریخ احمدیت، عالمی خبریں
6-00 a.m چلڈرن پروگرام

باقی صفحہ 8 پر

بقیہ صفحہ 6

سال پہلے کے قبل از تاریخ کے زمانے میں جو آنکھ کا نظام پایا جاتا تھا آج بھی بالکل ویسا کا ویسا ہے اس میں کسی قسم کا کوئی ارتقاء نہیں ہوا۔ ایسا ہی باقی تمام مخلوق اور اس کے اعضاء کے بارے میں کہا جا سکتا ہے۔ اس سارے مسئلہ کا آسان حل یہ ہے کہ کوئی ایسی وراء الوراء ہستی موجود ہے جس نے اس کارخانہ قدرت کو اپنی عقل کامل سے پیدا کیا اور اس میں ایک سے ایک بڑھ کر قانون قدرت پیدا کیا اور زندگی کی مختلف شکلوں کو پیدا کر کے اور انہیں مختلف صلاحیتیں عطا فرما کر اپنی تخلیق کے ان گنت مظاہر ہمارے سامنے رکھے کہ انہیں دیکھ کر ہم اس کامل و اکمل احسن الخالقین کی ہستی پر ایمان لائیں اور اس کی بڑائی اور عظمت کے مقابل پر اپنی بے بسی اور کوتاہ علمی کا احساس کرتے ہوئے اس کی حمد کے گیت گائیں اور اپنے ہر غم میں اسی کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہو کر اسی سے مدد مانگیں۔

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	28-دسمبر	زوال آفتاب	: 12-10
ہفتہ	28-دسمبر	غروب آفتاب	: 5-14
اتوار	29-دسمبر	طلوع فجر	: 5-38
اتوار	29-دسمبر	طلوع آفتاب	: 7-06

سیالکوٹ - چرچ پر حملہ 3 ہلاک سیالکوٹ کے قریب واقع ڈسکہ کے ایک گاؤں چیانوالی میں چرچ پر نامعلوم برقع پوش افراد نے ہینڈ گرنیڈ سے حملہ کر دیا جس سے 3 خواتین ہلاک اور 10 افراد زخمی ہو گئے۔

کشمیریوں پر مظالم ایران کیلئے ناقابل برداشت ہیں ایران کے صدر سید محمد خاتمی نے کہا ہے کہ کشمیریوں پر مظالم ایران کیلئے ناقابل برداشت ہیں۔ یہ بات انہوں نے لاہور کے شالامار گارڈن میں ایک تقریب سے خطاب میں کہی۔

وزیراعظم نے گیس پائپ لائن کے معاہدے پر دستخط کیے وزیراعظم اپنے پہلے غیر ملکی دورے پر ترکمانستان روانہ ہوئے۔ انہوں نے اشک آباد گیس پائپ لائن سربراہ کانفرنس میں شرکت کی۔ انہوں نے اپنے دورے کے دوران ترکمانستان سے افغانستان کے راستے پاکستان تک گیس پائپ لائن بچھانے کے سمجھوتے پر دستخط کیے۔ یاد رہے کہ ترکمانستان کے پاس 22 ملین کیوبک میٹر گیس کے ذخائر موجود ہیں۔ ترکمانستان سے پاکستان تک گیس پائپ لائن 17 سو کلو میٹر طویل ہوگی۔ اس سلسلے میں ترکمانستان کے شہر قدرت آباد سے پشاور یا قدرت آباد سے کوئٹہ کے دو راستوں پر غور کیا جا رہا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس منصوبے پر 300۔ ارب ڈالر لاگت آئے گی۔

دیہی اور شہری سندھ کی تفریق مٹانے کی کوشش کی جائے گی متحدہ قومی موومنٹ کے رہنما اور سندھ کے نامزد گورنر ڈاکٹر عشرت العباد نے کہا ہے کہ میں دیہی اور شہری سندھ کی تفریق مٹانے کی بھرپور کوشش کروں گا۔ اس سلسلے میں سندھ کے کوچے کوچے اور گلی گلی میں جا کر خود لوگوں سے ملوں گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں صدر مشرف کے اعتماد پر پورا اتروں گا۔

ہم امریکہ کے صف اول کے اتحادی ہیں پاکستان امریکی حکام پر زور دے رہا ہے کہ اسے ان ملکوں کی فہرست سے نکال دیا جائے جن پر امریکہ میں مقیم پاکستانی اور دوسرے ملکوں کی شہریت رکھنے والے افراد کی رجسٹریشن لازمی قرار دی گئی ہے۔ امریکی وزیر قانون نے افغانستان سمیت 18 اسلامی ممالک کے شہریوں کو جن کے پاس گرین کارڈ نہیں ہے کو حکم دیا ہے کہ وہ امیگریشن سروس کے حکام کے سامنے پیش ہوں اور اپنے آپ کو رجسٹر کرائیں۔ پاکستان کے امریکہ میں متعین سفیر نے اخبار نویسوں کو ان سفارتی کوششوں سے آگاہ کیا جو پاکستان اس فہرست سے نکلنے کے لئے کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ میں امریکہ کا صف اول کا اتحادی ہے۔ اس لئے ہم امریکہ میں رجسٹریشن کیوں کریں۔

پنجاب اسمبلی کا پہلا اجلاس اپوزیشن کی ریکوزیشن پر بلایا گیا پنجاب اسمبلی کا اجلاس چند منٹوں کی کارروائی کے بعد سپیکر نے غیر معینہ عرصہ تک کیلئے ملتوی کر دیا۔

راولپنڈی میں بم دھماکہ راولپنڈی کے علاقے پیرودھائی میں جنرل بس سٹینڈ میں بم کے زوردار دھماکے سے نو افراد زخمی ہو گئے۔ جن میں سے دو کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

قومی اسمبلی کا اجلاس 30 دسمبر کو طلب صدر جنرل مشرف نے قومی اسمبلی کا اجلاس 30 دسمبر کو صبح ساڑھے گیارہ بجے طلب کر لیا ہے۔

جعلی ادویات کے خلاف مہم کا آغاز وفاقی وزیر صحت نے کہا ہے کہ چاروں صوبوں میں کابینہ کی تشکیل مکمل ہونے کے بعد چاروں صوبائی وزیر صحت کی مشاورت سے جعلی ادویات کے خلاف ملک گیر مہم چلائی جائے گی۔

شمالی کوریا میں ایٹمی ری ایکٹر کی مرمت کا کام شروع جنوبی کوریا کے حکام نے بتایا ہے کہ شمالی کوریا نے یانگ بیان کے متنازعہ حکام کے ایٹمی ری ایکٹر کی مرمت کا آغاز کر دیا ہے۔ امریکہ کی جانب سے بارہا متنبہ کیے جانے کے باوجود کہ وہ جوہری بلیک میل سے خوفزدہ ہو کر دوبارہ مذاکرات پر رضامند نہیں ہوگا۔ امریکی کوششوں کے نتیجے میں طے پانے والے معاہدے کے تحت یانگ بیان میں واقع ری ایکٹر 1994ء میں بند کر دیا گیا تھا تاکہ پیانگ یانگ کا مبینہ جوہری منصوبہ روک دیا جائے لیکن اس ماہ کے اوائل میں شمالی کوریا نے اس ری ایکٹر کو دوبارہ استعمال میں لانے کا اعلان کیا۔

وزیر اعلیٰ سرحد کا اعتماد کا ووٹ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ اکرم خان درانی نے سرحد اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا۔ سینئر صوبائی وزیر سراج الحق اور خالد وقار نے ایوان میں دو الگ الگ قراردادیں پیش کیں۔ ایوان میں موجود کسی بھی ممبر نے قرارداد کی مخالفت نہیں کی۔ اس طرح انہوں نے بھاری اکثریت سے اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل مکرم منور احمد بجہ صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع رحیم یار خان، لودھراں اور ملتان میں بھیج رہا ہے۔

1۔ توسیع اشاعت الفضل۔

2۔ وصولی چندہ الفضل و بقایا جات۔

3۔ ترغیب برائے اشتہارات۔

براہ کرم تمام دوست احباب بھرپور تعاون فرمائیں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

کپڑے کی نئی دکان
Fix Price
اقصیٰ فیبرکس
اقصیٰ مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

نور پرنٹرز
لیٹر ہیڈ۔ بل بک۔ کیش میمو۔ انوائس۔ بزنس کارڈ
شادی کارڈ۔ بروشر۔ سٹکر۔ لیبل۔ کیلنڈر۔ شیلڈ
ایوارڈ۔ سکول بیج۔ کی رنگ۔ گفٹ آئیٹم وغیرہ۔
موبائل: 0303-6711369 رہائش: 04524-211352
E.mail: abdulmajidanwar@hotmail.com
آفس # 9، 4th فلور صابر پلازہ امین پور بازار فیصل آباد

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61

بقیہ صفحہ 7

6-35 a.m	مجلس سوال و جواب
7-40 a.m	ہماری کائنات
8-10 a.m	اردو کلاس
9-20 a.m	سیرت حضرت مصلح موعود
9-55 a.m	خطبہ جمعہ 23-4-94
11-05 a.m	تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-35 a.m	لقاء مع العرب
12-35 p.m	سواحیلی سروس
2-00 p.m	مجلس سوال و جواب
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	سیرت حضرت مصلح موعود
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم، تاریخ احمدیت، عالمی خبریں
5-50 p.m	اردو کلاس
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	خطبہ جمعہ 23-4-93
9-10 p.m	فرانسیسی سروس
10-?5 p.m	فرانسیسی زبان میں مختلف پروگرام
11-10 p.m	جرمن سروس

جمعرات 2 جنوری 2003ء

12-10 a.m	لقاء مع العرب
12-45 a.m	عربی سروس
1-25 a.m	خطبہ جمعہ 23-4-93
2-30 a.m	پروگرام گلدستہ
3-10 a.m	ہماری کائنات
3-35 a.m	مجلس سوال و جواب
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
6-00 a.m	واقفین نو بچیوں کا پروگرام
6-30 a.m	مجلس سوال و جواب
7-35 a.m	فوٹو گرافی سے متعلق معلومات
8-15 a.m	ایم ٹی اے کینیڈا کا پروگرام
9-25 a.m	کمپیوٹر ہم سب کے لئے
9-55 a.m	ترجمۃ القرآن
11-05 a.m	تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	سندھی زبان میں پروگرام
1-00 p.m	سندھی سروس
1-45 p.m	مجلس سوال و جواب
2-50 p.m	سنگ میل
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	فوٹو گرافی
4-40 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
5-45 p.m	مجلس سوال و جواب
6-55 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	ترجمۃ القرآن
9-00 p.m	فرانسیسی سروس
10-00 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	لقاء مع العرب